الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾......مذکورہ صورت میں جن نمازیوں کے سامنے یا دیوار وغیرہ پر کسی جاندار کی تصویر لگی ہو تو انکی نماز ہے، لیکن چونکہ یہ کراہت نماز کے ارکان وواجبات میں نقصان کی وجہ سے نہیں؛ اس لئے یہ نماز واجب الاعادہ نہیں ہے، تاہم وہاں جماعت کا اہتمام کرنے والوں کو چاہئے کہ جماعت سے پہلے ان تصاویر کو یا تو صاف کرنے کا اہتمام کریں یا ان پر کوئی پردہ وغیرہ ڈال دیں۔

﴿۲﴾......پنکھوں پر بغرض حفاظت لپیٹے گئے اخبار کی تصویر اگر واضح نہ ہو اور دیکھنے والے کو صاف نظر نہ آئے، تو اس کی وجہ سے نماز میں کراہت نہیں آئے گی، البتہ اگر تصویر بالکل واضح ہو تو بلاشبہ نماز مکروہ ہے، لہذا مسجد کی انتظامیہ پر لازم ہے کہ پنکھوں پر سادہ ورنہ بلا تصویر کا غذا استعمال کریں۔

﴿۳-۴﴾......اگر شناختی کارڈ پر لگی تصویر اتنی چھوٹی یا دھندلی ہو کہ ایک متوسط بینائی والا شخص اسے دیکھے تو اسے تصویر کے اعضاء کی تفصیل نظر نہ آئے، تو ایسی تصویر نمازی کے سامنے ہو تو مکروہ نہیں، لیکن اگر تصویر کے اعضاء کی تفصیل نظر آئے تو، پھر نماز مکروہ ہوگی خواہ تصویر بالکل سامنے ہو یا دائیں بائیں، البتہ ایسی چیزوں کے بارے میں نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ نماز کے اندر گر کر خلل انداز نہ ہوں، لیکن اگر گر جائے تو وہ نمازی یا اس کے برابر والا نمازی عمل قلیل کے ساتھ اٹھا کر جیب میں رکھ لے یا دری وغیرہ کے نیچے کردے، البتہ عمل کثیر سے احتراز کرنا لازم ہے؛ کیونکہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور عمل کثیر یہ ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔ (ماٗخذہٗ تبویب باضافۃ: ۳۹/۴۹۴)

فی الشامیہ: ج۱/۶۴۸

ولبس ثوب فيه تماثيل ذی روح وأن يكون فوق رأسه أو بين يديه أو بحذائه يمنة أو يسرة أو محل سجوده تمثال ولو فی وسادة منصوبة لا مفروشة واختلف فيما إذا كان التمثال خلفه والأظهر الكراهة و لا يكره لو كانت تحت قدميه أو محل جلوسه لأنها مهانة أو فی يده عبارة الشمنی بدنه لأنها مستورة بثيابه أو علی خاتمه بنقش غير مستبين ـ

قال فی البحر ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس أو صرة أو ثوب آخر واقره المصنف أو كانت صغيرة لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهی علی الأرض

فی الدر :مع الشامیة(۱:۴۵۷)

(کل صلاۃ أدیت مع کراھة التحریم تجب إعادتھا)۔

إلا أن یدعی تخصیصھا بأن مرادھم بالواجب والسنة التی تعاد بترکه ما کان من ماھیة الصلاۃ وأجزائھا فلا یشمل الجماعة لأنھا وصف لھا خارج عن ماھیتھا أو یدعی تقیید قولھم یتم ویقتدی متطوعا بما إذا کانت صلاته منفردا لعذر کعدم وجود الجماعة عند شروعه فلا تکون صلاته منفردا مکروھة والأقرب :الأول ولذا لم یذکروا الجماعة من جملة واجبات الصلاۃ لأنھا واجب مستقل بنفسه خارج عن ماھیة الصلاۃ ۔

فی الشامیه:(ج۱/۶۴۷)

أما إذا کان فی یدہ وھو یصلی لا یکرہ وکلام النووی فی فعل التصویر ولا یلزم من حرمته حرمة الصلاۃ فیه بدلیل أن التصویر یحرم ؛ ولو کانت الصورۃ صغیرۃ کالتی علی الدرھم أو کانت فی الید أو مستترۃ أو مھانة مع أن الصلاۃ ذلك لا تحرم بل ولا تکرہ؛لأن علة حرمة التصویر المضاھاۃ لخلق اللہ تعالی وھی موجودۃ فی کل ما ذکر،وعلة کراھة الصلاۃ بھا التشبه وھی مفقودۃ فیما ذکر کما یأتی ۔

فی الھندیة :(۱:۱۰۱)

العمل الکثیر یفسد الصلاۃ والقلیل لا ،کذا فی محیط السرخسی واختلفوا فی الفاصل بینھما علی ثلاثة أقوال الأول أن ما یقام بالیدین عادۃ کثیر وإن فعله بید واحدۃ کالتعمم ولبس القمیص وشد السراویل والرمی عن القوس وما یقام بید واحدۃ قلیل وإن فعل بیدین کنزع القمیص وحل السراویل ولبس القلنسوۃ ونزعھا ونزع اللجام ،ھکذا فی التبیین وکل ما یقام بید واحدۃ فھو یسیر ما لم یتکرر،کذا فی فتاوی قاضی خان ۔

وفیه ایضا:(۱:۱۰۲)

أنه لو نظر إلیه ناظر من بعید إن کان لا یشك أنه فی غیر الصلاۃ فھو کثیر

مفسد وإن شك فليس بمفسد وهذا هو الأصح ـ

في المبسوط للشيباني : (١:٢١٥)

قلت أرأيت رجلا صلى وعليه ثوب فيه تماثيل قال أكره له ذلك قلت فإن صلى فيه قال صلاته تامة قلت وكذلك لو صلى في بيت وفي قبلة المسجد تماثيل قال نعم صلاته تامة قلت أرأيت رجلا صلى على بساط فيه تماثيل قال أكره له ذلك قلت فإن فعل قال صلاته تامة ـ والله سبحانه وتعالیٰ اعلم

محمد عدنان عزیز

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۶/۴/۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح